



سوال

کیا ادی اپنی زندگی میں اپنا مال وارسون میں تقسیم کر سکتا ہے ؟

جواب

زندگی میں وراثت کی تقسیم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا زندگی میں وراثت تقسیم کی جاسکتی ہے؟ الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، اما بعد! پہلی بات تو یہ ہے کہ زندگی میں وراثت تقسیم کرنا شرعاً ناجائز ہے، جیسا کہ آیت مبارکہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جِئْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاَمْوَالٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَرِثَیْنِہٖ فَاُولٰٓئِکَ لَیْسَ لَہُمْ اَنْ یَّوْصِیُوْا بِہِیْہِ فَاِذَا مَلَکَتْ اِلٰہُکُمُ الْمَوْتَ فَاُولٰٓئِکَ لَیْسَ لَہُمْ اَنْ یَّوْصِیُوْا بِہِیْہِ فَاِذَا مَلَکَتْ اِلٰہُکُمُ الْمَوْتَ فَاُولٰٓئِکَ لَیْسَ لَہُمْ اَنْ یَّوْصِیُوْا بِہِیْہِ فَاِذَا مَلَکَتْ اِلٰہُکُمُ الْمَوْتَ فَاُولٰٓئِکَ لَیْسَ لَہُمْ اَنْ یَّوْصِیُوْا بِہِیْہِ۔ نیز ترکہ کی حقیقت میں موت کے بعد چھوڑے ہوئے مال کی قید موجود ہے پھر میراث اور وراثت کے الفاظ بھی زندگی کے ختم ہونے کے بعد پر دلالت کر رہے ہیں تو ان دلائل کی بنا پر انسان اپنے مال کو اپنی اولاد یا دیگر وارثوں میں یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جِئْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاَمْوَالٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَرِثَیْنِہٖ فَاُولٰٓئِکَ لَیْسَ لَہُمْ اَنْ یَّوْصِیُوْا بِہِیْہِ۔ ہاں صحیح بخاری میں مروی نعمان بن بشیر والی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان اپنی جائیداد کا کچھ حصہ اپنی زندگی میں اپنی اولاد کو بطور عطیہ یا ہبہ دے سکتا ہے (بخاری۔ کتاب الہبۃ وفضلہا والتحریر علیہا۔ باب الہبۃ للولد) لیکن یاد رہے اس عطیہ اور ہبہ میں لِّلَّذِیْکُمْ مِّثْلُ حَظِّ الْاُتَمِّیْنِ والا اصول پیش نظر نہیں رکھا جائے گا کیونکہ یہ موت کے بعد میراث و ترکہ کے بارے میں ہے بلکہ زندگی میں اولاد کو عطیہ یا ہبہ کرتے وقت لڑکے اور لڑکی کو برابر برابر دیا جائے گا۔ بیٹیوں کو دیا گیا جہیز ایک تحفہ ہے، اسی طرح بیٹے کو دیا گیا مکان بھی ایک تحفہ شمار ہوگا، لہذا والدین پر ضروری ہے کہ وہ باقی اولاد کو بھی اتنا اتنا تحفہ دیں، پھر باقی جو جائیداد بچے اسے بھی بچوں اور بچیوں میں برابر برابر تقسیم کر دیں۔ لیکن یاد رہے کہ اپنی ضروریات زندگی کے لئے کچھ نہ کچھ اپنے پاس ضرور رکھیں، کیونکہ ممکن ہے بعد میں آپ کو اس کی ضرورت پڑ جائے۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث